روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 10 جنوری 2015ء 18 ربیع الاول 1436 ہجری 10 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 9

اللہ نے تجھے بخش دیا ہے

حضرت ابوبکرؓ کو ایک دفعہ سورۃ نساء کی آیت 124 کے بارہ میں دل میں سوال پیدا ہوا کہ اگر ہر شخص کو اس کی ہر بدی پر سزا ملے گی تو نجات کیسے ہوگی؟ سخت فکر مندی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تو آپؐ نے تسلی دلاتے ہوئے فرمایا ''اللہ تجھ پر رحم کرے اے ابوبکر! تجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔'' دوسرے پوری امت کے لئے تسلی کا یہ جواب بھی سنایا کہ ''یہ جو آپ لوگ بیمار ہوتے یا تکلیف اٹھاتے یا غمگین ہوتے ہیں۔ یہ بھی بدی کی سزا ہے جو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں دے کر مومنوں کی کفایت فرمالیتا ہے۔'' (مسند احمد جلد 1 ص 11)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں، لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو۔

اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو۔ ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا۔ اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔

کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ میں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) تم اپنے آپ کو مزکی مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے متقی کون ہے۔ جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ماں بچے کو گود میں پرورش کرتی ہے اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے اور یہی حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کا نور اس کے دل پر گر کر کل دنیاوی اثروں کو جلا دیتا ہے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے، لیکن ایسی حالت میں بھی اسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہئے کہ اب یہ طاقت مجھ میں مستقل طور پر پیدا ہوگئی ہے اور کبھی ضائع نہ ہوگی۔ جیسے دیوار پر دھوپ ہو تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ یہ ہمیشہ ایسی ہی روشن رہے گی۔ اس پر لوگوں نے ایک مثال لکھی ہے کہ دیوار جب دھوپ سے روشن ہوئی تو اس نے آفتاب کو کہا کہ میں بھی تیری طرح روشن ہوں۔ آفتاب نے کہا کہ رات کو جب میں نہ ہوں گا تو پھر تو کہاں سے روشنی لے گی؟ اسی طرح انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی، بلکہ عارضی ہوتی ہے اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہے۔ انبیاء جو استغفار کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نور کی چادر جو ہمیں عطا کی گئی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ چھن جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 96)

نرمی سے بات کہو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

'' جب سے ہماری جماعت قائم ہوئی ہے ہمارا یہی طریق ہے کہ ہم عین قرآن کریم کے منشاء کے مطابق اس بات کی تعلیم دیتے آئے ہیں کہ جو بات منوانا چاہو نرمی سے کہو۔ سختی اور زبردستی جائز نہیں اور آج تک اسی پر ہمارا عمل ہے۔ ہمارا سلسلہ اس لئے دنیا میں نہیں آیا کہ دنیا کے امن میں خلل انداز ہو بلکہ امن قائم کرنے کے لئے آیا ہے اور عدل اور انصاف کے لئے آیا ہے۔ ہمارے نزدیک چونکہ یہ خدا کا منشاء ہے اس لئے اس کے بالمقابل ہم کسی کی پرواہ نہ کریں گے اور حق و انصاف کی خاطر اگر اپنوں کے خلاف بھی کہنا پڑے گا تو کہیں گے۔ اور اگر غیروں سے کچھ کہنا پڑا تو ان سے بھی کہیں گے خواہ وہ کسی قوم سے ہوں۔ مگر جبر سے کوئی بات منوانا ہم جائز نہیں سمجھتے۔''

(خطبات محمود جلد 9 صفحہ 355)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆............☆............☆

واقفین نو کی پہلی ترجیح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کو وقف نو کی کلاس میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

'' وقف نو کا ٹائٹل لگا کر سافٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس میں جانے کی بجائے پہلی ترجیح جامعہ میں جانے کی ہونی چاہئے۔ اس کے بعد ڈاکٹرز، انجینئرز یا کسی دوسری فیلڈ میں جانے کا سوچیں۔''

(روزنامہ الفضل 10 جولائی 2013ء)

واقفین نو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے تیار کریں۔ اس کیلئے درخواستیں یکم اپریل سے وصول کی جائیں گی۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 12 دسمبر 2014ء

س: خطبہ جمعہ کا موضوع کیا تھا؟

ج: فرمایا! آج بھی میں حضرت مصلح موعود کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کے وقت کے بعض واقعات پیش کروں گا۔ چاہے ہمارے علم میں پہلے ہوں بھی لیکن حضرت مصلح موعود جس طرح بیان فرماتے ہیں اس سے مختلف زاویوں سے بعض باتیں سامنے آتی ہیں اور اس سے ہمیں حضرت مسیح موعود کے مقام و مرتبہ اور آپ کے ساتھ تائیدات الٰہی کا ایک اور رنگ میں بھی پتا چلتا ہے۔

س: حضور انور نے صداقت انبیاء کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ ایک اصول ہے نبی کی صداقت کا کہ جو اس کا ماضی ہے وہ اس کی زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے مخالفین کو بار بار یہ فرمایا کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو؟ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی بلکہ آپ کی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں اصول بیان فرمایا ہے کہ لبثت فیکم ......(یونس: 17) اس کے تحت ہر ایک نے یہ گواہی دی کہ آپ کی پہلی زندگی بالکل پاک تھی یا کم از کم اعتراض نہیں اٹھا سکے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جو بعد میں سخت ترین مخالف ہو گیا اس نے اپنے رسالے میں آپ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی اور مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اپنے اخبار میں آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی کہ بہت پاکباز تھے۔ پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا اور اس کی زندگی پاکباز رہی وہ کس طرح راتوں رات کچھ کا کچھ ہو گیا اور بگڑ گیا۔ علمائے نفس نے مانا ہے کہ ہر عیب اور اخلاقی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہوا کرتا ہے۔

س: حضور انور نے تائید باری تعالیٰ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کی زندگی کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ سورۃ مؤمن میں فرماتا ہے کہ ہم اپنے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہ مدد ہم حضرت مسیح موعود کے لئے اس طرح دیکھتے ہیں کہ آپ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ آپ پر جھوٹے مقدمے اقدام قتل کے بنائے گئے چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا بنایا۔ خدا نے اس جھوٹے الزام کا قلع قمع کر دیا اور ہر حملہ میں بھی مخالف ناکام ہوئے۔

س: مولوی عمر دین صاحب شملوی نے کس طرح احمدیت کو قبول کیا؟

ج: فرمایا! مولوی عمر دین صاحب شملوی اپنا واقعہ سناتے ہیں کہ شملہ میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالرحمٰن سیاح اور چند اور آدمی مشورہ کر رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے مقابلہ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ میں اب مباحثہ نہیں کروں گا۔ ہم اشتہار مباحثہ دیتے ہیں اگر وہ مقابلے پر کھڑے ہو جائیں گے تو ہم کہیں گے کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ پہلے تو اشتہار دیا تھا کہ ہم مباحثہ کسی سے نہیں کریں گے اور اب مباحثے کے لئے تیار ہو گئے اور اگر مباحثے پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم شور مچا دیں گے کہ دیکھو مرزا صاحب ہار گئے۔ اس پر مولوی عمر دین نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں جاتا ہوں اور جا کر ان کو قتل کر دیتا ہوں۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ لڑکے! تجھے کیا معلوم یہ سب کچھ کیا جا چکا ہے۔ مولوی عمر دین صاحب کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس کی خدا اتنی حفاظت کر رہا ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہو گا اور انہوں نے بیعت کر لی۔

س: مولوی فضل دین صاحب کا حضرت مسیح موعود کی بابت بیان درج کریں؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں مجھے مولوی فضل دین صاحب نے جو لاہور کے ایک وکیل اور مقدمے میں حضرت مسیح موعود کی (طرف سے) پیروی کر رہے تھے خود سنایا کہ جب میں نے ایک سوال کرنا چاہا جس سے مولوی محمد حسین صاحب کی ذلت ہوتی تھی تو آپ نے مجھے اس سوال کے پیش کرنے سے منع کر دیا۔ مولوی فضل دین صاحب نے کہا کہ اس سوال سے آپ کے خلاف مقدمہ کمزور ہو جائے گا اور اگر یہ نہ پوچھا جائے تو آپ کو مشکل پیش آئے گی۔ مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ ہم اس سوال کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مولوی فضل دین صاحب احمدی نہیں تھے۔ مگر جب کبھی غیر (از جماعت) کی مجالس میں حضرت مسیح موعود کی ذات پر کوئی حملہ کیا جاتا تو وہ پُر زور تردید کرتے اور کہتے کہ عقائد کا معاملہ الگ ہے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اخلاق ایسے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

س: حضور انور نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ سر ڈگلس کے ایک ہیڈ کلرک تھے جن کا نام غلام حیدر تھا۔ وہ راولپنڈی کے رہنے والے تھے بعد میں وہ تحصیلدار ہو گئے تھے۔ شاید سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے خود مجھے یہ قصہ سنایا اور کہا جب ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والا مقدمہ ہوا تو میں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کا ہیڈ کلرک تھا۔ جب عدالت ختم ہوئی تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ ہم فوراً گورداسپور جانا چاہتے ہیں۔ تم ابھی جا کر ہمارے لئے ریل کے کمرے کا انتظام کرو۔ چنانچہ میں مناسب انتظامات کرنے کیلئے ریلوے سٹیشن پر آ گیا۔ میں سٹیشن سے باہر نکل کر برآمدے میں کھڑا تھا تو میں نے دیکھا کہ سر ڈگلس سڑک پر ٹہل رہے ہیں۔ وہ کبھی اِدھر جاتے ہیں اور کبھی اُدھر۔ ان کا چہرہ پریشان ہے۔ میں ان کے پاس گیا اور کہا۔ صاحب! آپ باہر پھر رہے ہیں۔ میں نے ویٹنگ روم میں کرسیاں بچھائی ہوئی ہیں آپ وہاں تشریف رکھیں۔ وہ کہنے لگے منشی صاحب! آپ مجھے کچھ نہ کہیں میری طبیعت خراب ہے۔ میں نے کہا کچھ بتائیں تو سہی آخر آپ کی طبیعت کیوں خراب ہو گئی؟ تا کہ اس کا مناسب علاج کیا جا سکے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ جب سے میں نے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہے اس وقت سے مجھے یوں نظر آتا ہے کہ کوئی فرشتہ مرزا صاحب کی طرف ہاتھ کر کے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب گناہگار نہیں۔ ان کا کوئی قصور نہیں۔ پھر میں نے عدالت کو ختم کر دیا اور یہاں آیا تو اب ٹہلتا ٹہلتا جب اس کنارے کی طرف نکل جاتا ہوں تو وہاں مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کام نہیں کیا یہ سب جھوٹ ہے۔ پھر میں دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں بھی مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اگر میری یہی حالت رہی تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔ میں نے کہا صاحب! آپ چل کر ویٹنگ روم میں بیٹھیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی آئے ہوئے ہیں وہ بھی انگریز ہیں۔ ان کو بلا لیتے ہیں شاید ان کی بات سن کر آپ کو تسلی ہو جائے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کا نام لیمار چنڈ تھا۔ سر ڈگلس نے کہا انہیں بلوا لو۔ چنانچہ میں انہیں بلا لایا۔ جب وہ آئے تو سر ڈگلس نے ان سے کہا کہ دیکھو یہ حالات ہیں میری جنون کی سی حالت ہو رہی ہے۔...... اگر تم اس سلسلے میں کچھ کر سکتے ہو تو کرو ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔ تو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا اس میں کسی اور کا قصور نہیں آپ کا اپنا قصور ہے۔ آپ نے گواہ کو پادریوں کے حوالے کیا ہوا ہے۔ وہ لوگ جو کچھ اسے سکھاتے ہیں وہ عدالت میں آ کر بیان دیتا ہے۔ آپ اسے پولیس کے حوالے کریں اور پھر دیکھیں کہ وہ کیا بیان دیتا ہے۔

چنانچہ اسی وقت سر ڈگلس نے کاغذ قلم منگوایا اور حکم دے دیا کہ عبدالحمید کو پولیس کے حوالے کیا جائے اور حکم کے مطابق عبدالحمید کو پادریوں سے لے لیا گیا۔ پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ دوسرے دن یا اسی دن اس نے فوراً اقرار کر لیا کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں۔ صاحب آپ دیکھتے نہیں تھے کہ جب میں گواہی کے لئے عدالت میں پیش ہوتا تھا تو میں ہمیشہ ہاتھ کی طرف دیکھتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب پادریوں نے مجھے کہا کہ جاؤ اور عدالت میں بیان دو کہ مجھے مرزا صاحب نے ہنری مارٹن کلارک کے قتل کے لئے بھیجا تھا اور امرتسر میں مجھے فلاں مستری کے گھر میں جانے کیلئے ہدایت دی تھی۔ میں نے کہا کہ میں تو وہاں کے احمدیوں کو جانتا نہیں۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں رہے گا۔ اس پر مستری صاحب کا نام کوئلے کے ساتھ میری ہتھیلی پر لکھ دیتے تھے۔ جب میں گواہی دینے آتا تھا اور ڈپٹی کمشنر مجھ سے دریافت کرتے تھے کہ تمہیں امرتسر میں کس کے گھر بھیجا گیا تھا تو میں ہاتھ اٹھاتا تھا اور اس پر سے نام دیکھ کر کہہ دیتا تھا کہ مرزا صاحب نے مجھے فلاں احمدی کے پاس بھیجا تھا۔ غرض اس نے ساری باتیں بتا دیں اور سر ڈگلس نے اگلی پیشی پر حضرت مسیح موعود کو بری کر دیا۔

س: کپتان ڈگلس احمدی احباب سے کس واقعہ کا کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ (سر ڈگلس) نے خود مجھے سنایا کہ ایک دن میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک ہندوستانی آئی سی ایس آیا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ اپنی زندگی کے عجیب حالات میں سے کوئی ایک واقعہ بتائیں تو میں نے اسے یہی مرزا صاحب والا واقعہ سنایا۔ میں یہ واقعہ سنا رہا تھا کہ ان کا جو بیرہ کام کرنے والا تھا اس نے ایک کارڈ لا کر دیا اور کہا باہر ایک آدمی کھڑا ہے جو آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا اس کو اندر بلا لو۔ جب وہ شخص اندر آیا تو میں نے کہا نوجوان! میں آپ کو جانتا نہیں آپ کون ہیں؟ اس نوجوان نے کہا کہ آپ میرے والد کو جانتے ہیں آپ ان کے واقف ہیں ان کا نام پادری وارث دین تھا۔ میں نے کہا ہاں میں ابھی ان کا ذکر کر رہا تھا۔ وہ نوجوان کہنے لگا کہ ابھی تار آئی ہے کہ پادری وارث دین فوت ہو گئے ہیں۔ تو وارث دین ایک پادری تھا جس نے ڈاکٹر مارٹن کلارک کو خوش کرنے کیلئے اس کی طرف سے یہ ساری کارروائی کی تھی۔ مقدمہ وغیرہ کروایا تھا مگر خدا تعالیٰ نے ڈپٹی کمشنر صاحب پر حق کھول دیا اور خود جو گواہ تھا اس نے بھی اقرار کر لیا کہ جو کچھ کیا جا رہا ہے یہ سب جھوٹ ہے۔ مگر عین اس وقت جب سر ڈگلس وارث دین کا ذکر کر رہے تھے۔ ان کے بیٹے کا وہاں آنا اور اپنے والد کی وفات کی خبر دینا عجیب اتفاق تھا۔ سر ڈگلس اپنی موت تک جس احمدی کو بھی ملتے رہے اسے یہ واقعہ بتاتے رہے۔ انہوں نے مجھے بھی یہ واقعہ سنایا چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو بھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو بھی یہ سب واقعہ سنایا۔

س: حضور انور نے آیات بینات کا ذکر کرتے ہوئے ایک مومن کی کیا خصوصیت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! آیات بینات وہ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے انبیاء کی سچائی ظاہر کرتا رہتا ہے اور مؤمن کو چاہئے کہ وہ حقیقی مؤمن بنے پھر اللہ تعالیٰ ضرور غیب سے ایسے حالات پیدا کرتا ہے جس

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم مجد الدین مجد صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود۔ یکے از 313

حضرت میاں محمد دین صاحب واصلباقی نویس

بچپن، تعلیم، قبول احمدیت، اخلاق اور حالات زندگی کا بیان

حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر حضرت میاں محمد دین صاحب کو 1895ء میں بیعت کی توفیق ملی اور آپ ان 313 خوش نصیب رفقاء میں تیسرے نمبر پر شامل ہوئے۔

ابتدائی حالات

آپ کی پیدائش 1872ء کو حقیقہ نامی گاؤں میں ہوئی جو کھاریاں سے ڈنگہ روڈ پر تقریباً 4، 5 کلومیٹر پر واقع ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ آپ کے اجداد مِڈھ جھمٹاں، جو شاہ پور کے قریب ہے، سے کچھ نسلیں پہلے کھاریاں آئے تھے۔ اسی نسبت سے آپ نے اپنے نام کی مہر محمد دین جھمٹ کے نام سے بنوائی ہوئی تھی جو آپ اپنی کتب پر لگاتے تھے۔ 1880ء میں آپ کو کھاریاں کے پرائمری سکول میں داخل کروایا گیا۔ 1885ء میں پرائمری تعلیم مکمل کر کے مڈل سکول ڈنگہ داخل ہوئے جہاں سے 1888ء میں ورنیکولر مڈل کا امتحان پاس کیا۔ اس سکول میں ماحول کے زیر اثر آپ نماز، روزہ سے دور ہوگئے اور ایک استاد کے بین المذاہب تقاریر کے سلسلہ کی وجہ سے مذاہب سے بیزار ہوکر دہریت کی طرف میلان ہوگیا۔ آپ پٹوار کا امتحان پاس کر کے 1890ء میں گاؤں بلانی میں پٹواری مقرر ہوئے، جو کھاریاں سے آزاد کشمیر کی جانب ہے۔ یہیں آپ کا قیام پذیر ہونا آپ کے لئے احمدیت کی آغوش میں آنے کا باعث ہوا۔

بیعت کا احوال

چنانچہ منشی جلال الدین صاحب جو بلانی کے رہنے والے تھے اور حضرت مسیح موعود کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے، اپنے بیٹوں کو حضرت مسیح موعود کی کتب بھیجا کرتے تھے۔ منشی جلال الدین صاحب خود ان دنوں سیالکوٹ چھاؤنی میں ملازم تھے۔ آپ کے بیٹے مرزا محمد قیم صاحب سے میاں محمد دین صاحب کی دوستی تھی۔ محمد دین صاحب اس وقت 22، 23 سال کے نوجوان تھے اور ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ پٹوار کا کام میرے لئے آسان تھا، اس لئے اس سے فارغ ہوکر قصہ خوانی کی محفل لگایا کرتا تھا اور یوں بھی سکول کے زمانہ میں ماحول کے زیر اثر آ کر آپ پر دہریت غالب آ چکی تھی۔ اس ماحول میں آپ کو منشی جلال الدین صاحب کی اپنے بیٹے کے لئے بھیجی ہوئی براہین احمدیہ مطالعہ کے لئے ملی۔ آپ کے دوست نے کہا کہ آپ قصے وغیرہ پڑھتے ہیں، یہ بھی پڑھیں۔ کتاب کو پڑھ کر آپ کی جو کیفیت ہوئی وہ دلچسپ ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے روایات رفقاء کے خطبات کے سلسلہ میں اس کا ذکر فرمایا:

’’حضرت میاں محمد الدین صاحب ولد میاں نورالدین صاحب فرماتے ہیں، (اپنا بیان دے رہے ہیں پچھلا چلتا چلا آ رہا ہے) کہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ آریہ، برہمو، دہریہ لیکچراروں کے بداثر نے مجھے اور مجھ جیسے اور اکثروں کو ہلاک کر دیا تھا، یعنی خدا تعالیٰ سے دور لے گئے تھے، (دین) سے دور لے گئے تھے اور ان اثرات کے ماتحت لایعنی زندگی بسر کر رہا تھا کہ براہین احمدیہ پڑھنے کو ملی تو وہ پڑھنی شروع کی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے کتاب پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بہت سارے ایسے ہیں جن کو یہ توفیق ہی نہیں ملتی اور ضد ان کی طبیعت میں ہوتی ہے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمانا تھا۔ کہتے ہیں مجھے براہین احمدیہ مل گئی، پڑھنی شروع کی۔ پڑھتے پڑھتے جب میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کو پڑھتا ہوں، صفحہ 90 کے حاشیہ نمبر 2 پر اور صفحہ نمبر 149 کے حاشیہ نمبر 11 پر پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہوگئی۔ (یہ روحانی خزائن کی پہلی جلد کا صفحہ 78 ہے حاشیہ نمبر 4 ہے۔ اسی طرح روحانی خزائن کی جو جلد 1 ہے اس کے صفحہ نمبر 153 میں یہ حوالہ ہے جو چار پانچ صفحے آگے جا کر حاشیہ نمبر 11 سے شروع ہوتا ہے۔ اس کو پڑھا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی کی بات واضح ہوتی ہے) بہر حال یہ کہتے ہیں کہ میں وہاں پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہوگئی اور میری آنکھ ایسی کھلی جس طرح کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہو جاتا ہے۔ سردی کا موسم، جنوری 1893ء کی 19 تاریخ تھی۔ آدھی رات کا وقت تھا کہ جب میں ’’ہونا چاہئے‘‘ اور ’’ہے‘‘ کے مقام پر پہنچا۔ (یہاں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بیان ہو رہا ہے حضرت مسیح موعود فرما رہے ہیں کہ ہر چیز جو وجود میں آتی ہے یہ خیال پیدا ہوتا ہے اس کو بنانے والا کوئی ’’ہونا چاہئے‘‘ اور یہ کہ اس کا بنانے والا کوئی ’’ہے‘‘۔ یہ دو چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں بھی حضرت مسیح موعود نے پیش فرمائی ہیں۔ سو یہ چیز ہے اصل میں جو خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین پیدا کرتی ہے۔ بہر حال اس مضمون کی گہرائی تو بہت ہے، تفصیل میں اس وقت تو نہیں جایا جا سکتا۔ براہین احمدیہ میں جو لکھا ہوا ہے وہ پڑھیں) کہتے ہیں بہر حال آدھی رات کا وقت تھا جب میں یہ کتاب پڑھ رہا تھا۔ ’’ہونا چاہئے‘‘ اور ’’ہے‘‘ کے مقام پر پہنچا تو پڑھتے ہی معاً توبہ کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور میں نے توبہ کر لی۔ کورا گھڑا پانی کا بھرا ہوا صحن میں پڑا تھا۔ یعنی نیا گھڑا ٹھنڈے پانی کا صحن میں پڑا ہوا تھا، جنوری کے دن اور پانی گھڑے کا کتنا یخ ہوگا، تصور کریں اور تختہ سہ پائی میرے پاس تھی، سرد پانی سے لاچا (تہ بند) پاک کیا۔ ٹھنڈے پانی سے اپنا تہ بند جو ہے اس کو دھویا۔ میرا ملازم مسمّی منگتو سو رہا تھا۔ وہ بھی جب میں دھو رہا تھا تو جاگ پڑا اور وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ کیا ہوا؟ کیا ہوا؟ یہ تہ بند جو ہے، لاچا ہے مجھے دو میں دھوتا ہوں۔ مگر میں اس وقت ایسی شراب پی چکا تھا کہ جس کا نشہ مجھے کسی سے کلام کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ آخر منگتو اپنا سارا زور لگا کر خاموش ہوگیا اور کہتے ہیں کہ گیلا تہ بند باندھ کے میں نے نماز پڑھنی شروع کی اور منگتو دیکھتا گیا اور محویت کے عالم میں میری نماز اس قدر لمبی ہوئی کہ منگتو جو ملازم تھا وہ تھک کے سوگیا اور میں نماز میں مشغول رہا۔ پس یہ نماز براہین نے پڑھائی کہ بعد ازاں اب تک میں نے نماز نہیں چھوڑی۔ حضرت مسیح موعود کا یہ معجزہ بیان کرنے کے لئے مذکورہ بالا طوطیہ تمہید میں نے باندھا تھا۔ یعنی یہ لمبی اور خوبصورت تمہید میں نے یہ معجزہ بیان کرنے کے لئے باندھی ہے کہ کس طرح براہین احمدیہ نے میرے اندر ایک انقلاب پیدا کیا۔ کہتے ہیں عین جوانی میں بحالت ناکتخدا (یعنی میرے جوانی کے دن تھے اور میں غیر شادی شدہ بھی تھا) حضرت مسیح موعود نے یہ ایمان جو ثریا سے شاید اوپر ہی گیا ہوا تھا اتار کر میرے داخل کیا اور ’’(-)۔ جس رات میں میں بحالت کفر داخل ہوا تھا اس کی صبح مجھ پر بحالت (-) ہوئی۔ براہین احمدیہ پڑھنے کی وجہ سے۔ اس (-) پر جب میری صبح ہوئی تو میں وہ محمد دین نہ تھا جو کل شام تک تھا۔ فطرتاً مجھ میں حیا کی خصلت اچھی تھی۔ فطرت میں یہ تھا میرے اندر حیا تھی لیکن اوباشوں کی صحبت میں عنقا ہو چکی تھی (یعنی ختم ہوگئی تھی غلط لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے۔) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعود کی برکت سے مجھے وہی خصلت حیا واپس دی۔ میں اس وقت اس آیت کے پرتو کے تحت مزے لے رہا تھا۔ سورۃ حجرات کی 8، 9 آیت ہے کہ......۔

یعنی اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا اور تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور کفر اور بد اعمالی اور نافرمانی سے کراہت پیدا کر دی ہے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اللہ کی طرف سے ایک بڑے فضل اور نعمت کے طور پر یہ ہے۔ اللہ دائمی علم رکھنے والا اور حکمت رکھنے والا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے ساتھ ہی قرآن کی عظمت اور محبت نے میرے دل میں ڈیرہ لگایا۔ گویا علم شریعت جو ایمان کی جڑ ہے اس کے حاصل کرنے کا شوق اور فکر دامنگیر ہوا۔ ازاں بعد سال 1893ء، 1894ء میں براہین احمدیہ کا ایک دور ختم کیا جو نماز تہجد کے بعد پڑھتا تھا اور پھر آئینہ کمالات اسلام پڑھا جو ’’توضیح المرام‘‘ کی تفسیر ہے۔ حضرت قبلہ منشی مرزا جلال الدین صاحب پنشنر منشی رسالہ نمبر 12 ساکن بولانی (بلانی) تحصیل کھاریاں ضلع گجرات دو ماہ کی رخصت لے کر سیالکوٹ چھاؤنی سے بولانی (بلانی) تشریف لائے اور بولانی (بلانی) ہی میں پٹواری تھا۔ ان سے پتہ پوچھ کر بیعت کا خط لکھ دیا جس کا جواب مجھے اکتوبر 1894ء میں ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ ظاہری بیعت بھی ضروری ہے جو میں نے 5 جون 1895ء کو (بیت) مبارک کی چھت پر بالا خانے کے دروازے کی چوکھٹ کے مشرقی بازو کے ساتھ حضرت صاحب سے کی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 46-47 روایت حضرت میاں محمد دین صاحب)

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 15 جنوری 2013ء)

اسی وجہ سے آپ کو براہین احمدیہ سے بہت شغف تھا اور آپ کے بیٹے حضرت صوفی غلام محمد صاحب فرماتے تھے کہ والد صاحب نے سات مرتبہ یہ کتاب پڑھی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ براہین احمدیہ ہماری کھیوٹ ہے۔ (کھیوٹ محکمہ مال کی ایک بنیادی کتاب ہے)

دستی بیعت

جیسا کہ بیان ہوا کہ جون 1895ء میں آپ کو قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت ملی۔ چنانچہ آپ نے بیان کیا کہ جب آپ بٹالہ سٹیشن پر پہنچے تو ایک بوڑھے نے، جو بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی تھا، آپ کو کہا کہ یہ پانچ روپے مجھ سے لو اور قادیان مت جاؤ۔ میاں صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ میں دہریہ تھا عام لوگوں سے بحث کرتا تھا کہ خدا ثابت کر دو لیکن کسی نے نہ کیا تم ثابت کرو تو تمہاری بات مان لوں گا۔ اس پر اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا اچھا تم قادیان جاؤ۔ وہاں آپ پہلے حضرت حکیم نورالدین صاحب سے ملے اور پھر کچھ روز قیام کے بعد حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے آپ کو بیعت کے لئے پیش کیا اور حضرت مسیح موعود نے قبول فرمایا۔

حضور سے ملاقات کا شوق

بیعت کے بعد آپ میں ایک عظیم الشان انقلاب آیا۔ جہاں آپ کی عبادات کا معیار بلند ہوا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی عظمت آپ کے دل میں قائم ہوئی، وہیں آپ حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے لئے بے چین رہتے تھے اور کئی بار ایک، دو ماہ کی رخصت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کو بھی اپنے احباب سے اسی قدر پیار تھا اور میاں محمد دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب قادیان سے واپسی کی اجازت طلب کرتے تو آپ

فرماتے کہ ابھی کچھ دیر اور رکیں۔ ایسے ہی ایک موقعہ پر جب آپ نے دو ماہ قیام قادیان میں فرمایا اور تمام وقت حتی الوسع امام الزماں کی صحبت سے فیض پاتے رہے۔ جب رخصت طلب کی تو حضور نے فرمایا: ''یہ صرف میرے لئے ہی آئے تھے''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 14 غیر مطبوعہ صفحہ 184)

آپ ان دنوں پٹوار کا کام کرتے تھے اور اکثر آپ بلا تنخواہ چھٹی لے کر قادیان جایا کرتے تھے۔

حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ

''ایک دفعہ میں نے دو مہینہ رخصت کی درخواست کی تو گورداس نائب تحصیلدار نے مجھے کہا کہ تم 12 روپے ماہوار ضائع کرتے ہو میں 5 روپے ماہوار پر تم کو مولوی منگا دیتا ہوں۔ اس کی مراد مولوی خاں ملک کھیوال سے تھی۔ مگر میں نے جواب دیا کہ میں جو قرآن پڑھنا چاہتا ہوں وہ کسی اور جگہ نہیں پڑھایا جاتا۔ میری مراد قادیان تھی۔''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 14 غیر مطبوعہ صفحہ 177)

اسی طرح آپ نے ایک دفعہ ماہ رمضان قادیان میں بمعہ اہل وعیال گزارا اور یہ موسم سرما تھا۔ اس موقعہ کی ایک روایت جو رجسٹر روایات میں درج ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں:

موضع چک سکندر (معروف چک باسریاں) سے قادیان 82 کوس پیدل راستہ ہے۔ مسمی اللہ رکھا مرحوم ساکن چک سکندر پیدل چل کر چار دن میں قادیان پہنچ جایا کرتا تھا۔

موسم سرما کا رمضان تھا۔ اس نے رمضان میں چک سکندر سے قادیان تک سفر کیا اور روزہ رکھتا چلا آیا۔ قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود سے مسئلہ دریافت کیا۔ جبکہ آپ سیر کے لئے ننگل کے باغات کی طرف جا رہے تھے۔ اور ڈھاب سے گزر کر جب دار الضعفا والی جگہ پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ روزہ نہیں رکھنا چاہئے تھا۔ اللہ رکھا نے عرض کیا کہ حضرت اگر طاقت روزہ رکھنے کی ہو تب بھی نہ رکھے۔ سادہ پنجابی الفاظ میں کہا۔ (حضرت جے طاقت ہوئے تاں وی)۔ حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ زورِ بازو سے راضی نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اطاعت سے راضی ہوتا ہے۔ روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 14 غیر مطبوعہ صفحہ 188)

پھر ایک اور موقعہ پر مع اہل وعیال کے قادیان رہے اور ایک روایت یہ بیان کی:

''1906ء میں میں ڈیڑھ ماہ کی رخصت لے کر قادیان گیا۔ اس وقت میں اپنے لڑکے غلام مصطفیٰ کو بھی ساتھ لے گیا۔ میں بوجہ بیماری حضرت صاحب کے ساتھ سیر میں نہ جا سکا۔ جب مجھے سیر سے واپسی کی خبر پہنچی تو میں زیارت کے لئے نکلا۔ مدرسہ احمدیہ کی بھرتی پڑ رہی تھی اور حضرت صاحب سیر سے واپس آ رہے تھے جہاں چاہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے صحن میں احداث ہوا تھا اور اب اس کو پر کر دیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر غلام مصطفیٰ حضرت صاحب کی دونوں پنڈلیوں کو پکڑ کر آپ کے مبارک قدموں کے عین درمیان آ ہا حضرت صاحب! آہا حضرت صاحب کرتا ہوا بیٹھ گیا۔ مجھے غلام مصطفیٰ کی یہ حرکت پسند نہ آئی مگر حضرت صاحب نے لڑکے کے سر پر ہاتھ رکھا اور آپ وہیں ٹھہر گئے۔ میں نے لڑکے سے پنڈلیاں چھڑا کر نکال لیا۔''

(رجسٹر روایات نمبر 14 صفحہ 182)

جن ایام میں آپ قادیان سے دور ہوتے تو خط وکتابت جاری رہتی، یوں آپ نے بہت سے خطوط بھی اپنی روایات میں شامل کئے ہیں۔

روایات حضرت مسیح موعود

چونکہ آپ کو حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہنے کے بیشمار موقعے ملے نیز آپ نے ایک ڈائری بھی بنا رکھی تھی جس میں آپ حضور کے ارشادات نوٹ کرتے تھے، اس لئے آپ نے ایک کثیر حصہ روایات کا درج کروایا جو رجسٹر روایات نمبر 7، 11 اور 14 میں درج ہیں۔ آپ کی ایک روایت جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں بیان فرمائی وہ یوں ہے:

حضرت میاں محمد الدین صاحب ولد میاں نورالدین صاحب ہی فرماتے ہیں۔ میرے دل میں گزرا کہ میں علم دین سے ناواقف ہوں اور مولوی لوگ مجھے تنگ کریں گے۔ میں کیا کروں گا اور پوچھنے سے بھی شرم کر رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود سے یا کسی اور سے پوچھنے سے شرم تھی۔ جو آپ یعنی حضرت مسیح موعود نے بغیر میرے پوچھے اس کا جواب دیا۔ کہتے ہیں کہ میرے سوال کہ جب آپ کے بائیں پہلو پر لیٹے ہوئی تھے، (بیت) مبارک کی چھت پر محراب میں تھے اور آپ کا سر جانب شمال تھا اور میں پیٹھ کے پیچھے بیٹھ کر مشرق کی طرف منہ کر کے آپ کو مٹھیاں بھر رہا تھا، دبا رہا تھا۔ پوچھنے سے مجھے شرم تھی لیکن بہرحال میں بیٹھا تھا دل میں خیال آیا دباتے ہوئے تو کہتے ہیں لیٹے لیٹے حضرت مسیح موعود نے میری طرف منہ فرمایا اور ایسے بلند لہجہ اور رعب ناک آواز سے فرمایا کہ میں کانپ گیا۔ فرمایا ''ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 49)

(روزنامہ الفضل ربوہ 15 جنوری 2013ء)

حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ

''میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ قرآن شریف کس طرح آئے۔

آپ نے فرمایا اتقوا اللّٰہ و یعلمکم اللّٰہ ترجمہ ان الفاظ میں فرمایا تم تقویٰ کرو خدا تمہارا خود استاد ہو جائے گا۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 14 غیر مطبوعہ صفحہ 177)

ایک تفصیلی روایت جو آپ کی ایک خلوت کی ملاقات حضور سے ہوئی جس کا حال خود حضرت میاں صاحب موصوف یوں بیان فرماتے ہیں۔

''پٹوار میں لوگوں سے کچھ لینے کے متعلق دریافت کرنا تھا کہ فرائض منصبی ادا کرنے پر علاوہ تنخواہ نقد وجنس لینا جائز ہے یا نہیں مثلاً اندراج انتقال ملاحظہ دفتر وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ گفتگو کرنے کی جرأت نہ تھی ان ایام میں مہمان بیت الفکر سویا کرتے تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد حضرت صاحب شمالی دروازہ بیت الفکر سے گزر کر اندر زنان خانہ میں تشریف لے جا رہے تھے کہ میں نے حضرت کی چادر کا دامن پکڑا۔ آپ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا۔ ہاں بلاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے دو چارپائیاں دست مبارک سے بچھائیں اور مجھے باصرار ایک چارپائی پر بٹھایا اور دریافت فرمایا۔ کتنے بچے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ دو۔ فرمایا۔ نام میں نے عرض کیا۔ غلام محمد۔ غلام فاطمہ۔ آپ غلام محمد نام پر بہت خوش ہوئے اور خوشی سے جھولے اور فرمایا بہت خوب کیا۔ بہت خوب کیا۔ بہت خوب کیا۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا۔ تم کو کیا کیا کام کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا کہ پٹواری کے فرائض منصبی میں سے ہے کہ جب اسے وقوعہ انتقال کی اطلاع ملے اس کو درج رجسٹر کر لیوے۔ اسی طرح فرد کے بدر کھاتہ آئینہ کھاتہ تک اور آئیہ سے اوپر آدھ آنہ فی کھاتہ اجرت لے کر فرد دینا ہے اور جب کوئی دفتر کا ملاحظہ کرنا چاہئے تو باخذ 4 ملاحظہ کرا دینا۔ میں نے عرض کیا کہ منشی جلال الدین صاحب نے میرا ذکر حضور کے روبرو کیا کہ وہ لوگوں سے نہ روپے پیسے لیتا ہے نہ ہی دیگر کوئی جنس لیتا ہے۔ بہت نیک آدمی ہے تو حضور نے فرمایا کہ نہیں جو شخص اپنی مرضی سے کچھ دیوے وہ لے لینا چاہئے۔ منشی صاحب نے قادیان سے بلانی جا کر حضور کا یہ فتویٰ سنایا۔ تو میں نے سمجھا کہ شاید منشی صاحب نے مفصل حال فرائض منصبی کا ذکر نہ کیا ہوگا اور حضور کے فتویٰ کا صحیح منشا کچھ اور ہوگا۔ اب میری گزارش ہے کہ فرائض منصبی کا معاوضہ تو تنخواہ کے علاوہ لینا کس طرح جائز ہوا۔

آپ نے فرمایا۔ ہمارا بھی پٹواری ہے۔ ہم اس کو کبھی آٹھ کبھی دس اور کبھی بارہ روپے دیدیا کرتے ہیں اور ہمارا منشا یہ ہوتا ہے کہ پٹواری ہمارے حقوق کی نگرانی خاص طور کر لیا کرے۔ جو شخص دیتا ہے وہ تمہیں وکیل کی طرح محنتانہ دیتا ہے۔ اس کا لینا جائز ہے۔

حضرت میاں محمد دین صاحب فرماتے ہیں:

میں جب احمدی ہوا تو اس سے ایک سال پہلے نادر خاں۔ بہادر خاں۔ سلطان علی خاں وغیرہ میران مدین خاں ساکن موضع کیہال تحصیل کھاریاں کی اراضی موروثی کی نشان دہی میں ان کی حق تلفی کی تھی۔ میں نے اپنے گناہ کا ذکر حضرت مسیح موعود سے کیا آپ نے مجھے فرمایا کہ ان کی حق رسی کر کے ان کو راضی کرو۔ چنانچہ ان کے گھر جا کر اپنے گناہ کا اقرار کر کے ان سے معافی لی اور ان سے راضی کیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 14 غیر مطبوعہ صفحہ 166 تا 168)

اسی طرح آپ کی ڈائری سے کچھ الہامات تذکرہ میں بھی درج ہیں۔ دیکھیں تذکرہ صفحہ 662۔

خدمات دینیہ

آپ نے مالی خدمات میں بھی حصہ لیا۔ چنانچہ مینارۃ المسیح کی تعمیر، رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے لئے نمایاں مالی معاونت کی اور آپ کا نام مینارۃ المسیح پر چندہ دینے والوں کی فہرست میں شامل ہے۔ آپ 1910ء سے 1929ء تک تحصیل کھاریاں واصل باقی نویس رہے۔ پھر 1931ء تک ضلع گجرات میں سرکاری نوکری کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 1931ء میں آپ قادیان منتقل ہو گئے اور وقف کر دیا۔ کافی عرصہ گجرات کے علاقہ سے کشمیر کمیٹی کے لئے چندہ فراہم کرتے رہے۔ 1932ء میں جب سندھ میں سلسلہ کی اراضی خریدی گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نبی سر روڈ (احمد آباد) ضلع تھرپارکر میں صدر انجمن احمدیہ کی اراضی کی پیمائش کر کے حد بندی وغیرہ کے لئے بھیج دیا۔ قریباً ڈیڑھ سال بعد جب واپس آئے تو ناظم جائیداد کے دفتر میں بطور محرر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب اور اس زمانہ میں آپ کا نام میاں محمد دین یا منشی محمد دین پٹواری کے طور پر ہے۔ جبکہ جب آپ قادیان مقیم ہوئے اور روایات قلمبند کروائیں تو آپ کا نام میاں محمد دین واصلباقی نویس درج ہے اور اسی نام سے آپ معروف رہے۔

تقسیم ملک کے وقت آپ اپنی اولاد کے ہمراہ ستمبر 1947ء پاکستان تشریف لائے۔ کچھ عرصہ اپنے آبائی گاؤں حقیقہ میں بھی قیام رہا۔ پھر حضرت مصلح موعود نے مجلس مشاورت 1948ء میں احباب کو قادیان جانے اور وہاں رہنے کی تحریک کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ بزرگان بھی جائیں۔ آپ نے اس تحریک پر لبیک کہا اور مئی 1948ء میں آپ لاہور سے قادیان والے قافلہ میں شامل ہوئے اور 313 درویشان قادیان میں بھی شامل ہوئے اور وہیں وفات پا کر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ یہ قافلہ 35 احباب پر مشتمل تھا اور بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کو حضور نے امیر قافلہ مقرر فرمایا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 79 تا 82)

صاحب رؤیا

عبادات میں انہماک اور حضرت مسیح موعود کی تربیت کے زیر اثر آپ کو کثرت سے سچی خوابیں آتی تھیں۔ چنانچہ جب آپ کا نام 313 رفقاء میں شامل ہوا، اس کے بارہ میں بھی آپ نے ایک بہت مبشر رویا دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں:

''1896ء کی آخری سہ ماہی میں میں نے خواب دیکھا کہ میں نے کوئی امتحان دینا ہے۔ پہلے تو میں نے تیاری امتحان کے لئے کچھ نہیں کی اور تیاری میں غفلت کی ہے۔ پھر نظارہ بدل گیا ہے۔ میں امتحان دہندگان کی صف میں بیٹھا ہوں اور مومی شیٹ پر شجرہ کشتوار بنا رہا ہوں۔ جو بہت صاف تیار ہوا ہے اور نتیجہ سنایا گیا ہے جس میں تیسرے نمبر پر پاس ہوا ہوں۔ پھر نظارہ بدل گیا۔ کسی نے کہا کہ

باقی صفحہ 6 پر

مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ

دنیا بھر میں احمدی بیوت الذکر کی تعداد پر ایک نظر

تاریخ سنگ بنیاد و افتتاح گوشوارہ کی شکل میں (1914ء تا 2009ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ خلافت میں بیوت الذکر کی تعمیر قادیان، لاہور، وزیر آباد، ڈیرہ غازی خان، جموں اور پٹیالہ اضلاع میں ہوئی۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 640)

خلافت ثانیہ کے دور میں 14 بیرونی ممالک میں 343 بیوت الذکر کی تعمیر کی گئی۔

(ماہنامہ خالد دسمبر 1964 صفحہ 76)

خلافت ثالثہ کے دور میں برصغیر کے علاوہ بیرونی ممالک میں 425 بیوت الذکر تعمیر ہوئیں۔

(ماہنامہ خالد، سیدنا ناصر نمبر صفحہ 214)

1984ء کے بعد خلافت رابعہ کے دور میں بیوت الذکر کی تعداد میں دو طریق سے اضافہ ہوا۔ ایک تو دنیا کے مختلف ممالک میں نئی بیوت الذکر کے تعمیر کے ذریعہ اور دوسرے ہزاروں بنی بنائی بیوت الذکر اپنے اماموں سمیت جو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوئے کے ذریعہ جماعت کو ملیں۔ ہمارے پیارے خلفاء ہر سال جلسہ سالانہ یوکے میں جماعتی بیوت الذکر کی تعداد اور ان بیوت الذکر کی تعداد بتاتے ہیں جو نئے احمدی اپنے ساتھ لے کر جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

یہاں درج کئے گئے اعداد و شمار جلسہ سالانہ یوکے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے 1985ء سے 2002ء تک کے خطابات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ 2003ء سے 2009ء تک کے خطابات سے لئے گئے ہیں۔

نوٹ: 2007ء تک بیوت الذکر کی تفصیل Ahmadiyya ...... Around the World Page 33 شائع کردہ جماعت احمدیہ USA سے لی گئی ہے۔ 2009/2008 کے اعداد جلسہ سالانہ یوکے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے لئے گئے ہیں۔

سال	بیوت الذکر	☆	سال	بیوت الذکر
1914ء	12	☆	1965ء	365
1984ء	790	☆	1985ء	822
1986ء	1028	☆	1987ء	1402
1988ء	1630	☆	1989ء	2290
1990ء	2614	☆	1991ء	3205
1992ء	3512	☆	1993ء	3830
1994ء	4512	☆	1995ء	5274
1996ء	5391	☆	1997ء	6306
1998ء	6729	☆	1999ء	8253
2000ء	10168	☆	2001ء	12738
2002ء	13682	☆	2003ء	13908
2004ء	14082	☆	2005ء	14401
2006ء	14760	☆	2007ء	15055
2008ء	15406	☆	2009ء	15805

چند اہم بیوت الذکر کی تاریخ بنیاد و افتتاح

مقام	بیت الذکر	بنیاد	افتتاح
قادیان	بیت اقصیٰ	بنیاد:1875ء پہلی توسیع:1900ء دوسری توسیع:1910ء تیسری توسیع:1938ء چوتھی توسیع:2008ء	
قادیان	بیت مبارک	بنیاد:1883ء پہلی توسیع:1907ء دوسری توسیع:1944ء	
قادیان	بیت انوار	9۔اگست 2007ء مکرم حکیم محمد دین صاحب	2009ء
ربوہ	بیت مبارک	3۔اکتوبر 1949ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	23 مارچ 1951ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ربوہ	بیت اقصیٰ	28۔اکتوبر 1966ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث	31 مارچ 1972ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
لندن (انگلستان)	بیت فضل	19۔اکتوبر 1924ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	3۔اکتوبر 1926ء شیخ عبدالقادر صاحب
لندن (انگلستان)	بیت الفتوح	19۔اکتوبر 1999ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	3۔اکتوبر 2003ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
بریڈفورڈ (انگلستان)	بیت المہدی	2۔اکتوبر 2004ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	7 نومبر 2008ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
ہارٹلے پول (انگلستان)	بیت ناصر	3۔اکتوبر 2004ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	11 نومبر 2008ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
ہیگ (ہالینڈ)	بیت مبارک	1953ء چوہدری ظفر اللہ خان صاحب توسیع: 29 مئی 1996ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	9 دسمبر 1955ء چوہدری ظفر اللہ خان صاحب 30۔اکتوبر 1998ء ہبۃ النور صاحب امیر ہالینڈ
ہمبرگ (جرمنی)	بیت فضل عمر	22 فروری 1957ء مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب	22 جون 1957ء مرزا مبارک احمد صاحب
فرینکفرٹ (جرمنی)	بیت نور	8 مئی 1959ء مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب	12 ستمبر 1959ء چوہدری ظفر اللہ خان صاحب
برلن (جرمنی)	بیت خدیجہ	2 جنوری 2007ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	17۔اکتوبر 2008ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
زیورخ (سوئٹزرلینڈ)	بیت محمود	1962ء حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	22 جون 1963ء چوہدری ظفر اللہ خان صاحب
کوپن ہیگن (ڈنمارک)	بیت نصرت جہاں	6 مئی 1966ء مرزا مبارک احمد صاحب	21 جولائی 1967ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
گوٹن برگ (سویڈن)	بیت الناصر	27 ستمبر 1975ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تعمیر نو: 31۔اگست 1999ء مکرم عثمان چاؤ صاحب	20۔اگست 1976ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 2001ء میں مکمل کر لی گئی
پیڈرو آباد (سپین)	بیت بشارت	9۔اکتوبر 1980ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث	10 ستمبر 1982ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
سڈنی (آسٹریلیا)	بیت الہدیٰ	30 ستمبر 1983ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	14 جولائی 1989ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مقام	بیت الذکر	بنیاد	افتتاح
ٹورانٹو (کینیڈا)	بیت الاسلام	20 ستمبر 1986ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	16۔اکتوبر 1992ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
کیلگری (کینیڈا)	بیت النور	18 جون 2005ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	4 جولائی 2008ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
گوئٹے مالا	بیت الاول	6 فروری 1989ء مولانا اقبال احمد انجم صاحب	3 جولائی 1989ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
واشنگٹن (امریکہ)	بیت الرحمٰن	9۔اکتوبر 1987ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 11 ستمبر 1993ء مرزا مظفر احمد صاحب امیر امریکہ	14۔اکتوبر 1994ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
لاس اینجلس (امریکہ)	بیت الحمید	21۔اکتوبر 1987ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	7 جولائی 1989ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تعمیر نو: 2008ء
شکاگو (امریکہ)	بیت الجامع	17 جون 1997ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	25۔اپریل 2004ء ڈاکٹر احسان اللہ ظفر امیر جماعت امریکہ
ناروے	بیت النصر	19 مارچ 1999ء مکرم عبدالرشید آرکیٹیکٹ	30 ستمبر 2011ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
پیرس (فرانس)	بیت مبارک	26 جنوری 2007ء مکرم عبدالماجد طاہر صاحب	10۔اکتوبر 2008ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

بقیہ از صفحہ 4: میاں محمد دین صاحب

حضرت صاحب آرہے ہیں حضرت صاحب۔''

(رجسٹر روایات نمبر 14 صفحہ 186)

حضرت میاں صاحب کا خواب اس طرح پورا ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب انجام آتھم میں بمطابق حدیث نبوی 313 رفقاء کی فہرست میں تیسرے نمبر پر آپ کا نام درج فرمایا اور اس طرح آپ امتحان میں کامیاب ہوکر حسب خواب تیسرے نمبر پر آئے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ آپ نے یوں بیان فرمایا:

''جن ایام میں تحفہ گولڑویہ زیر تصنیف تھا۔ میں رخصت لے کر قادیان آیا ہوا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا ایک رستہ بلانی تحصیل کھاریاں سے موضع کھاریاں کو جاتا ہے۔ راستہ میں ایک پہاڑ (موسومہ بہ پبی) پڑتا ہے۔ اس پہاڑ سے جب بلانی کھاریاں جانا ہو تو پہلے ایک نالہ برساتی میں ایک جگہ حاجئے دا چوہا (حاجی کا چشمہ آب) آتا ہے۔ پھر آگے تصو دا ڈھک (برساتی نالہ شروع ہونے کی جگہ کا پہاڑ) آتا ہے۔ (دیکھا)

ڈھک کے پاؤں میں برساتی نالہ کے مغرب ایک شخص حضرت مسیح موعود سے دست و گریبان ہو رہا ہے چنانچہ حضرت صاحب کو اس نے گرا کر نیچے لے لیا ہے۔ سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس وہاں موجود ہیں۔ حضرت صاحب کی امداد کررہے ہیں اور میں مشرق کی طرف کھڑا دیکھ رہا ہوں۔ پھر میرے دل میں شرم پیدا ہوئی کہ میں حضرت صاحب کی امداد میں کیوں شامل نہیں ہوا اور میرے ہاتھ میں کلہاڑی ہے جس کا دستہ اس کی بغل میں دے کر اس کے دائیں بازو کو پٹھا (یعنی الٹا) پیٹھ کی طرف مروڑا ہے جس کے نتیجہ میں اس کے ہاتھ اکھڑ گئے اور وہ اٹھ کر کھڑا ہوگیا ہے۔ اس کے سر پر پشاوری لنگی ہے۔ میں اس کو پوچھتا ہوں تو کون ہے؟ تو وہ بھوچکا سا ہوکر بدحواس کی طرح سر کو ادھر ادھر گھماتا ہے اور جواب دیتا ہے۔

''اسیں کانیں ہونے آں'' (کہ ہم سرکنڈے کے ''کانے'' ہیں)

حضرت صاحب کو یہ خواب سنائی گئی۔ حضور نے تعبیر فرمائی ''کانے'' (سرکنڈے) بے پھل ہوتے ہیں۔''

میں نے عرض کیا اول (میں) شامل امداد نہیں ہوا۔ فرمایا پیچھے شامل ہوگئے۔

جب کرم دین کو جہلم میں میں نے 1903ء کو دیکھا تھا تو ہو بہو وہی شخص تھا جس کو میں نے "تصو دے ڈھک'' میں (خواب میں) دیکھا تھا۔''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 14 غیر مطبوعہ صفحہ 185)

آپ کی زوجہ نیک بی بی صاحبہ

آپ کی بیگم نیک بی بی صاحبہ کو بھی بیعت اور زیارت مسیح موعود کی توفیق ملی۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے کہ حضرت میاں محمد دین صاحب اہل وعیال سمیت قادیان تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس کا آپ کے خاندان پر گہرا اثر تھا۔ حقیقہ گاؤں اور اس کے گردونواح میں سینکڑوں بچوں کو نیک بی بی صاحبہ نے قرآن شریف پڑھایا۔ نیز خاکسار سے چوہدری غلام احمد صاحب آف دھوریہ (جو حقیقہ کا نزدیکی گاؤں ہے اور دونوں خاندانوں کا بڑا پیار کا تعلق تھا) نے ذکر کیا کہ:

جب انگلینڈ میں بیت تعمیر ہونی تھی، بیت فضل لندن۔ تو اس کے لئے انہوں نے اس سارے علاقہ سے اس کا چندہ جمع کیا۔ دھوریہ بھی آئیں وہ اور میری والدہ سے کہا کہ بیت بن رہی ہے اور حضرت صاحب نے چندہ کی تحریک کی ہے۔ میری والدہ مرحومہ نے کہا کہ پیسے تو میرے پاس کوئی نہیں ہیں، البتہ یہ میری چاندی کی چوڑیاں ہیں۔ وہ اتار کران کے حوالہ کیں۔ انہوں نے دوپٹہ کے پلو میں باندھ لیں اور لے گئیں اور بھی اسی طرح گاؤں گاؤں، گھر گھر جاکر چندہ اکٹھا کیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ دوبارہ تشریف لائیں اور فرمانے لگیں کہ حضور نے فرمایا ہے کہ خرچ بہت ہورہا ہے اور مزید چندہ کی ضرورت ہے۔ میری والدہ نے کہا کہ میرے پاس پیسے تو نہیں ہیں، یہ چرخہ ہے جو میں نے ابھی کل پرسوں ہی خریدا ہے۔ نیا چرخہ کاتنے کے لئے اور یہ سات روپے کا آیا ہے۔ اس وقت سات روپے کی بھی بہت قدروقیمت تھی۔ یہ آپ لے جاسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بہت مبارک کام ہے، اور اپنے دوپٹہ کو سر پر ''پرنہ'' رکھ کر چرخہ اوپر اٹھالیا اور اپنے گھر کی طرف چل پڑیں۔ جب وہ جارہی تھیں تو راستہ میں ایک گاؤں منڈیر نام کا آتا ہے۔ جب آپ وہاں سے گزر رہی تھیں تو ایک عورت جو اپنے گھر کے دروازہ میں کھڑی تھی، اس نے پوچھا کہ ''مائی۔ یہ چرخہ جو سر پر اٹھایا ہوا ہے، کیا بیچو گی؟'' کہا کہ ''ہاں بیچنا ہے'' اس نے پوچھا کہ ''کتنے کا؟'' کہنے لگیں کہ ''سات روپے میں''۔ اس عورت نے فوراً سات روپے دئے کہ یہ لو۔ تو کیسا الٰہی تصرف تھا اور وہ رقم چندہ میں شامل ہو گئی''۔

نیک بی بی صاحبہ موصیہ تھیں اور آپ کی قبر بہشتی مقبرہ ربوہ میں احاطہ خاص سے ملحق قطعہ میں ہے۔

وفات اور اولاد

حضرت میاں محمد دین صاحب کی وفات نومبر 1951ء میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ مدفون ہیں۔ آپ کے کتبہ کی تحریر آپ کی شخصیت کا یوں نقشہ کھینچتی ہے:

''صوم وصلوۃ کے پابند، شب زندہ دار، علم دوست، قرآن مجید سے محبت رکھنے والے۔ تقویٰ میں دوسروں کے لئے نمونہ تھے۔ ان کی اکثر اولاد سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف ہے۔''

خداتعالیٰ نے حضرت میاں محمد دین صاحب کو نیک اولاد سے نوازا جسے خدمت دین کی توفیق ملی۔ چنانچہ آپ کے بڑے بیٹے حضرت صوفی غلام محمد صاحب واقف زندگی تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حساب اور سائنس کے استاد رہے۔ تحریک جدید بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ رہے اور بعد ریٹائرمنٹ سکول، ناظر مال (خرچ) مقرر ہوئے۔ وقت وفات اسی عہدہ پر تھے اور ناظر اعلیٰ (ثانی) کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ حضرت صوفی صاحب کے بیٹے مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب بھی واقف زندگی تھے اور ستاون سال تک خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ وقت وفات وکیل التعلیم تحریک جدید تھے۔

حضرت میاں محمد دین صاحب کے دوسرے بیٹے محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب بھی مختلف خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ کچھ عرصہ حضرت مصلح موعود کے معالج بھی رہے۔ پھر میو ہسپتال کی ملازمت چھوڑ کر زندگی وقف کی اور فضل عمر ہسپتال میں مامور ہوئے۔ کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ میں طب کے استاد بھی رہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے بیٹے چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ (مرحوم) آف لاہور کو متعدد جماعتی مقدمات کی پیروی کے ذریعہ خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔

حضرت میاں محمد دین صاحب کے تیسرے بیٹے محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب پیشہ کے لحاظ سے وکیل تھے اور واقف زندگی تھے۔ بوقت وفات بطور وکیل القانون خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور اس وقت وکیل المال ثالث تحریک جدید کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت میاں محمد دین صاحب کے چوتھے اور سب سے چھوٹے بیٹے محترم چوہدری غلام یٰسین صاحب بھی واقف زندگی تھے اور مربی سلسلہ تھے۔ آپ کو افریقہ اور امریکہ میں اشاعت احمدیت کی توفیق ملی۔

اسی طرح حضرت میاں محمد دین صاحب کی بیٹیوں اور ان کی اولاد کو بھی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کے ایک نواسے مکرم محمد زکریا ورک صاحب محققانہ مزاج رکھتے ہیں اور ان کے علمی و تحقیقی مضامین روزنامہ الفضل کی زینت بنتے رہتے ہیں۔

خداتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے اس عظیم رفیق کے ہر لحظہ درجات بلند فرمائے۔

☆............☆............☆

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام سوال و جواب

سے اس کا ایمان تازہ ہوتا رہتا ہے اور درحقیقت ایسے ایمان کے بغیر کوئی مزہ بھی نہیں۔ جس ایمان نے آنکھیں نہ کھولیں اور انسان کو اندھیرے میں رکھا اس کا کیا فائدہ۔ جو اس جہان میں اندھا رہے گا وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا رہے گا اور جسے اسی جہان میں آیات بینات نظر نہیں آتیں اس کو اگلے جہان میں بھی آیات بینات نظر نہیں آئیں گی۔

س: کیپٹن ڈگلس کے نواسے نے حضور انور سے اپنے پیغام میں کس خواہش کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا! کیپٹن ڈگلس کے نواسے نے مجھے پیغام بھجوایا کہ میں بیعت کرنی چاہتا ہوں اور کہا کہ میں سوچتا ہوں کہ کون سا نیک کام میرے نانا سے ہوا تھا اتنی بڑی نیکی ہوئی تھی کہ میرے دل میں شدت سے خواہش پیدا ہو رہی ہے کہ میں احمدیت میں شامل ہو جاؤں اور یہ ہے نشان کہ آج اس کے نواسے کو یہ احساس ہو رہا ہے کہ وہ سچائی جو سر ڈگلس کو دکھائی گئی اس کو اس نے تو قبول نہیں کیا لیکن اس سچائی کو دیکھ کر میں آج قبول کرتا ہوں۔

س: کرم دین بھیں والے مقدمہ کی کیا تفصیل بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود پر جب کرم دین بھیں والا مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ ہندو تھا۔ آریوں نے اسے ورغلایا اور کہا کہ حضرت مسیح موعود کو ضرور کچھ سزا دے اور اس نے ایسا کرنے کا وعدہ بھی کر لیا۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے جب یہ بات سنی تو وہ ڈر گئے۔ کہنے لگے کہ حضور! بڑے فکر کی بات ہے۔ ......اس وقت حضرت مسیح موعود لیٹے ہوئے تھے۔ آپ اٹھ کر بیٹھے اور فرمایا خواجہ صاحب! آپ کیوں پریشان ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ وہ دو مجسٹریٹ تھے جن کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ ان دونوں کو بڑی سخت سزا ملی۔ ان میں سے ایک تو معطل ہوا اور ایک کا بیٹا پاگل ہو گیا اور چھت پر سے چھلانگ مار کر مر گیا۔ پھر اس پر اتنا اثر تھا اس کا کہ ایک دفعہ حضور کو کہا دعا کریں۔ میرا ایک اور بیٹا ہے خدا تعالیٰ اسے بچا لے۔ مجھ سے بہت غلطیاں ہوئی ہیں۔

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ کس خدائی وعدہ کا ذکر فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! اگر انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر دنیا کی ہر شئے اس کی ہو جاتی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ''جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو'' یعنی اگر تو خدا تعالیٰ کا ہو جائے تو سب جہان تیرا ہو جائے گا۔ دنیا کی کوئی چیز تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکے گی اور کوئی دشمن تمہارے خلاف کوئی شرارت نہیں کر سکے گا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کے ہو اور دعا کرتے رہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ اس طرح تم بھی امن میں آ جاؤ اور تمہاری اولاد اور دوسرے عزیز اور دوست بھی امن میں آ جائیں۔

س: پادری مارٹن کلارک کے مقدمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو کیا رؤیا دکھائی؟

ج: فرمایا! مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود پر جب پادری مارٹن کلارک نے مقدمہ کیا تو میں نے گھبرا کر دعا کی۔ رات کو رؤیا میں دیکھا کہ میں سکول سے آ رہا ہوں اور اس گلی میں سے جو مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کے نیچے ہے اپنے مکان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔ وہاں مجھے بہت سی باوردی پولیس دکھائی دیتی ہے۔ پہلے تو ان میں سے کسی نے مجھے اندر داخل ہونے سے روکا مگر کسی نے کہا یہ گھر کا ہی آدمی ہے اسے اندر جانے دینا چاہئے۔ جب ڈیوڑھی میں داخل ہو کر اندر جانے لگا تو وہاں ایک تہہ خانہ ہوا کرتا تھا جو ہمارے دادا صاحب مرحوم نے بنایا تھا۔ ڈیوڑھی کے ساتھ سیڑھیاں تھیں جو اس تہہ خانے میں اترتی تھیں۔ بعد میں یہاں صرف ایندھن اور پیپے پڑے رہتے تھے۔ یعنی کاٹھ کباڑ ہوتا تھا۔ جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو میں نے دیکھا کہ پولیس والوں نے وہاں حضرت مسیح موعود کو کھڑا کیا ہوا ہے اور آپ کے آگے بھی اور پیچھے بھی اوپلوں کا انبار لگا ہوا ہے۔ صرف آپ کی گردن مجھے نظر آ رہی ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ سپاہی ان اوپلوں پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب میں نے انہیں آگ لگاتے دیکھا تو میں نے آگے بڑھ کر آگ بجھانے کی کوشش کی۔ اتنے میں دو چار سپاہیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ کسی نے کمر سے اور کسی نے قمیص سے اور میں سخت گھبرایا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ اوپلوں کو آگ لگا دیں۔ اسی دوران میں اچانک میری نظر اوپر اٹھی اور میں نے دیکھا کہ دروازے کے اوپر نہایت موٹے اور خوبصورت الفاظ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جو خدا کے پیارے بندے ہوتے ہیں ان کو کون جلا سکتا ہے۔ تو اگلے جہان میں ہی نہیں یہاں بھی مومنوں کیلئے سلامتی ہوتی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات دیکھے کہ آپ کے پاس گو نہ تلوار تھی نہ کوئی اور سامان حفاظت مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے سامان کر دیئے۔

س: جماعت کو حاصل ہونے والی ترقیات کا ذکر کن الفاظ میں فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ تھا کہ یہاں احمدیوں کو (بیوت الذکر) میں نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ (بیوت الذکر) کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ چوک میں کلے گاڑ دیئے گئے تھے تا نماز پڑھنے کیلئے جانے والے گریں اور کنوئیں سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا تھا بلکہ یہاں تک سختی کی جاتی تھی کہ کمہاروں کو ممانعت کر دی گئی تھی کہ احمدیوں کو برتن بھی نہیں دینے جو مٹی کے برتن بنانے والے ہیں ان کو بھی منع کر دیا گیا تھا۔ ایک زمانے میں یہ ساری مشکلات تھیں مگر اب وہ لوگ کہاں ہیں۔ ان کی اولادیں احمدی ہو گئی ہیں اور وہی لوگ جنہوں نے احمدیت کو مٹانے کی کوشش کی ان کی اولاد اسے پھیلانے میں مصروف ہے۔ ......حضرت مسیح موعود نے اپنا ایک رؤیا سنایا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور شمال کی طرف بھی بہت دور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔ اس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھر احمدیوں کے تھے اور وہ بھی تنگدست باقی سب بطور مہمان آتے تھے۔ لیکن اب دیکھو خدا تعالیٰ نے کس قدر ترقی اسے دے دی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ سے بھی نکل کے باہر قادیان کی وسعت ہوتی چلی جا رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا بائیکاٹ بھی ہم نے دیکھا۔ وہ وقت بھی دیکھا جب چوہڑوں کو صفائی کرنے اور سقوں کو پانی بھرنے سے روکا جاتا تھا۔ پھر وہ وقت بھی دیکھا جب حضرت مسیح موعود کہیں باہر تشریف لے جاتے تو آپ پر مخالفین کی طرف سے پتھر پھینکے جاتے اور وہ ہر رنگ میں ہنسی اور استہزاء سے پیش آتے۔ مگر ان تمام مخالفتوں کے باوجود کیا ہوا۔ پھر حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد جماعت میں شور اٹھا۔ اس کا کیا حشر ہوا۔ مخالفتیں کرنے والے ہمارے ساتھ ہیں اور ایک بڑی تعداد جماعت کے ساتھ ہے۔ اس وقت جو حضرت مصلح موعود جب خطبہ دے رہے تھے جتنے لوگ ان کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اس وقت لندن میں اس سے زیادہ تعداد میں میرے خیال میں لوگ میرے سامنے بیٹھے ہیں اور یہ بھی بلکہ بیت فضل میں بھی جمعہ ہو رہا ہے وہاں بھی شاید اس سے زیادہ لوگ ہوں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات کی نشانی ہے۔ دنیا میں کہاں کہاں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو پھیلا دیا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

❁ مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب مربی ضلع ہری پور ہزارہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 29 دسمبر 2014ء کو میرے بیٹے مکرم حسن کامران یوسف صاحب برطانیہ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عفان احمد یوسف نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک فرمان علی صاحب کا نواسا اور مکرم صوفی محمد شریف صاحب مرحوم معلم سلسلہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

تقریب شادی

❁ مکرم راجہ محمد سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع میرپور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم راجہ مسلم احمد صاحب مربی سلسلہ کی شادی ہمراہ مکرمہ حافظہ فائزہ عصمت صاحبہ بنت مکرم رانا محمد احمد صاحب باب الابواب ربوہ مورخہ 6 دسمبر 2014ء کو ہوئی۔ مورخہ 7 دسمبر 2014ء کو الرفیع بینکوئیٹ ہال فیکٹری ایریا ربوہ میں دعوت ولیمہ کے موقع پر مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے دعا کرائی۔ دلہا حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (سبز پگڑی والے) کا نواسہ اور مکرم راجہ محمد حسین صاحب مرحوم آف محلہ باب الابواب ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب سے شادی کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مبشر احمد ورک صاحب صدر حلقہ جماعت احمدیہ رچنا ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چچی اور خوشدامن مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی مورخہ 22 دسمبر 2014ء کو انتقال کر گئیں۔ ان کی نماز جنازہ رچنا ٹاؤن لاہور میں بعد نماز ظہر مکرم بشیر احمد نیر صاحب مربی سلسلہ رچنا ٹاؤن نے پڑھائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 25 دسمبر 2014ء کو محترم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے بعد از نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دار القضاء ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ محترم محمد شریف صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ پھلوکی ضلع گوجرانوالہ کی اہلیہ تھیں۔ مرحومہ نے اپنے مرحوم شوہر کے لمبے زمانہ صدارت میں ان کے شانہ بشانہ خدمت کی توفیق پائی اور مرکز اور ضلعی نمائندوں کی آمد پر باوجود مشکل مالی حالات کے ہمیشہ خندہ پیشانی سے ان کی مہمان نوازی کی۔ آپ نے لواحقین میں دو بیٹے مکرم ثاقب محمود عاطف نیشنل سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ آسٹریلیا، مکرم عاطف محمود صاحب مقیم آسٹریلیا، سات بیٹیاں مکرمہ عذرا پروین صاحبہ مکرمہ امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ، مکرمہ زیب النساء صاحبہ، مکرمہ کوثر ظہیر صاحبہ، مکرمہ ساجدہ راشد صاحبہ، مکرمہ طاہرہ خالد صاحبہ اور مکرمہ شازیہ فردوس صاحبہ چھوڑی ہیں۔ آپ کے تین نواسے مکرم عدنان مبارک صاحب مربی سلسلہ چوبارہ ضلع لیہ، مکرم جلیس احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یو کے اور مکرم نعمان احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

16جنوری 2015ء

5:20 am عالمی خبریں
5:40 am تلاوت قرآن کریم
درس سیرت النبی ﷺ
6:20 am یسرنا القرآن
6:40 am پریس کانفرنس
8:10 am سپینش سروس
8:50 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:55 am حضور انور کا دورہ اور خطاب Roehampton یونیورسٹی
16۔اپریل 2007ء
1:00 pm سرائیکی سروس
1:20 pm راہ ہدیٰ
2:55 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm دینی وفقہی مسائل
4:35 pm تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
4:55 pm میدان عمل کی کہانی
6:00 pm خطبہ جمعہ Live
7:35 pm Shotter Shondhane
8:35 pm ایم ٹی اے ورائٹی
8:55 pm دعائے مستجاب
9:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 16جنوری 2015ء
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm حضور انور کا دورہ اور خطاب Roehampton یونیورسٹی
16۔اپریل 2007ء

17جنوری 2015ء

7:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 16جنوری 2015ء
8:25 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
11:30 am الترتیل
12:00 pm حضور انور کا اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 28دسمبر 2010ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 16جنوری 2015ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm ایم ٹی اے ورائٹی
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:35 pm الترتیل
11:05 pm عالمی خبریں
11:25 pm حضور انور کا اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 28دسمبر 2010ء

☆............☆............☆

17جنوری 2015ء

12:25 am اوپن فورم
1:00 am ایم ٹی اے ورائٹی
1:25 am دینی وفقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 16جنوری 2015ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
5:45 am یسرنا القرآن
6:10 am حضور انور کا دورہ اور خطاب Roehampton یونیورسٹی
16۔اپریل 2007ء

جدید ٹیکنالوجی سے مزین ہیلمٹ

امریکہ میں ''سمارٹ ہیٹ نامی'' ہیلمٹ میں جدید ترین ٹیکنالوجی کو بھی شامل کیا گیا ہے جس سے صارفین کی آنکھوں کے سامنے ایک نقشہ اور معلومات سامنے آتی رہتی ہیں۔اس میں ہیلمٹ لگانے کا جواز یہ دیا گیا ہے کہ اس سے سائیکلسٹ کی پہچان آسانی سے ہو سکے گی۔اس کے ذریعے سائیکلسٹ سفر یا ریس کے دوران ایک دوسرے سے رابطے میں بھی رہ سکتے ہیں۔اس کے اندر بلیوٹوتھ کے ذریعے رفتار کو دیکھا جا سکتا ہے، درجہ حرارت، دل کی دھڑکن اور دیگر وارننگز کے بارے میں بھی جانا جا سکتا ہے۔اس میں ڈیجیٹل کیمرے سے منسلک ہونے کا فیچر بھی شامل ہے تاکہ تصاویر کھینچی جاسکیں۔

(روزنامہ نئی بات 17نومبر 2014ء)

☆............☆............☆

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

All variefy of Gul Ahmed
is online Available@
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310

نیا سال مبارک ہو
موسم سرما کی گرما گرم سیل
لیڈیز جینٹس اور بچوں بچیوں کے جوگر پر سیل کا آغاز مورخہ 7جنوری 2015ء سے
مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور
سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔
نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔
کالج روڈ ربوہ: 0332-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

Skylite
Institute of Information Technology
COMPUTER NETWORKING COURSES
HEALD COLLEGE CALIFORNIA USA
LIVE VIDEO TRAINING
STARTING FROM JANUARY 2015 LIMITED SEATS
PH : 047-6213 759

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:22

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

7جنوری 2015ء

12:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 2جنوری 2015ء (عربی ترجمہ)
4:10 am سوال وجواب
6:05 am گلشن وقف نو
9:55 am لقاء مع العرب
12:10 pm خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 26ستمبر 2010ء
2:00 pm سوال وجواب
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 2جنوری 2015ء
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 20مارچ 2009ء
8:10 pm دینی وفقہی مسائل
11:25 pm خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 26ستمبر 2010ء

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:0476212434,6211434

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10